حضرت شیخ مسعود الرحمن (رضی) کپورتھلوی رئیس ریاست کپورتھلہ

حضرت شیخ مسعود الرحمن کپورتھلوی رئیس ریاست کپورتھلہ (رضی) رفیق حضرت مسیح موعود علیه الصلوة السلام
اپ 1892 میں کپورتھلہ میں پیدا ہوئے اور1994 میں اپ نے 102 سال کی عمر وفات پائی ۔
اپ نے انتہائی صحت مند عمر پائی۔ اپ کو پوری زندگی کسی قسم کا مرض نہیں ہوا۔ الحمدللہ اپ عمر کے آخری ایام سے چند روز پہلے تک خود چلتے پھرتے رہے ۔ الحمدللہ

آپ کا نام مسعود الرحمن بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہی رکھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات ہوئی تو اپ کی عمر 16 سال تھی ۔
اپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں استاد سے حاصل کی اور بعد میں چند سال قادیان سکول سے پائی اورقادیان سکول کے ہاسٹل میں ہی رہتے رہے اور اس کے بعد ہائی سکول اور کالج کی تعلیم نواب جسا سنگھ الووالیہ کالج کپور تھلہ سے حاصل کی ۔
جس وقت اپ قادیان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو اپ کو کئی مرتبہ حضور علیہ السلام کے ساتھ اور بالکل قریب بیٹھ کر کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ
اس کے علاوہ بعد میں جب بھی قادیان تشریف لاتے تو اپ کے خاندان سے حضور علیہ السلام بہت محبت فرمایا تھے۔ جب بھی والد صاحب (**حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب (رضی) کپورتھلوی**) حضور سے ملنے جاتے تو حضور علیہ السلام کھانے کے وقت والد صاحب کو اور ہمیں اپنے اندرون خانہ میں کھانے کے لیے مدعو فرمایا کرتے تھے۔

اپ انتہائی کم گو- معاملہ فہم اور سنجیدہ شخصیت کے مالک تھے۔ اپ انتہائی شفیق والد اور بہترین دوست تھے۔
پاکستان ہمارے محلہ میں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی لیکن وہ سب لوگ ان سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کے مسائل میں ان کی مدد فرماتے تھے ۔ جب اپ کا جنازہ پاکستان لاہور پہنچا تو بہت سے غیر احمدی احباب بھی لاہور دار الذکرمسجد میں جنازہ پڑھنے کے لیے شامل ہوئے تھے لاہور میں جنازہ محترم حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور نے پڑھایا۔

ملازر مت اور کاروبا

اپ نے برٹش انڈیا ریلوے میں اور پاکستان ریلوے میں سپریٹینڈنٹ ملازمت کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے
اپ اجناس میں ہول سیل کا کاروبار بھی کرتے رہے تھے اور اپ بہت اچھے پیمانے پر زمینداری بھی کرتے رہے ہیں

دوست احباب

اپ کے بہترین دوستوں میں سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (رضی) - چوہدری اسد اللہ خان صاحب (رضی) - چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ اور شیخ مبارک احمد صاحب اسٹیٹ لائف انشورنس ان کے علاوہ اور بھی بہت سارے ہیں دوست تھے ۔

حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب (رضی) کپورتھلوی رئیس کپورتھلہ (۳۱۳ صحابہ)

اپ کے والد محترم حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب کپورتھلوی رئیس اور مجسٹریٹ ریاست کپورتھلہ (گریجویٹ) کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام کی محبت میں بہت بلند تھا۔

حضرت مسیح معود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کپورتھلہ کے احباب کا تعلق مجھ سے بہت گہرا ہے۔ یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوں گے جیسے دو انگلیاں ہیں

اپ کے خاندان کا تعلق حضور علیہ السلام کی ماموریت سے بہت پہلے تھا۔ اپ کی بیعت پہلے دن کے پہلے چند احباب میں شمار کی جاتی ہے۔

سلسلہ کتب اصحاب احمد

حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب کپورتھلوی رئیس ریاست کپورتھلہ (مکمل جلدہم اپ کے نام سے منسوب ہے)
کتاب اصحاب احمد جلد دہم ایڈیشن اول کی اشاعت 2 مئی 1980 میں ہوئی جو کہ 312 صفحات پر مشتمل ہے

حضرت شیخ مسعود الرحمن صاحب کی کتاب اصحاب احمد زیر تالیف ہے

حضرت الحاج ولی اللہ رئیس اور دیوان اف ریاست کپورتھلہ

اپ کے دادا جان حضرت الحاج ولی اللہ رئیس اور دیوان اف ریاست کپورتھلہ تھے۔ بعد میں جب انگریزوں نے ریاست کپورتھلہ کا نظم و نسق سنبھال لیا تو اپ کو ریاست کپورتھلہ کا چیف جج مقرر کر دیا گیا۔ کیونکہ انگریز بھی اپ کے علم و عدل کے بہت مہترف تھے ۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ کی جلد اول شائع کی تو اپ نے الحاج ولی اللہ صاحب کو ارسال کی ۔

حضرت دادا جان کو براہین احمدیہ جلد اول حبیب الرحمن رئیس کپورتھلہ (بیٹا) اور منشی ظفر احمد صاحب پڑھ کر سنایا کرتے تھے ۔اپ کو براہین احمدیہ اس قدر پسند ائی تو اپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں فورا 50 روپے مزید اشاعت کے لیے بھجوائے گئے ۔ اس کے بعد مزید اشاعت کے لیے معاونت فرماتے رہے۔

اس وقت کے 50 روپے کا موازنہ اپ ایسے کر سکتے ہیں کہ ایک سرکاری ملازم جیسے کلرک کی ماہانہ تنخواہ ڈیڑھ سے دو روپے ہوا کرتی تھی۔

براہین احمدیہ جلد اول میں سے جو حصے اپ بہت پسند فرماتے وہ اکثر مسجد کپورتھلہ کے امام صاحب کو ہدایت کرتے کہ خطبہ جمعہ میں شامل کریں ۔ اس کا اثر اتنا ہوا کہ بہت سارے احباب کپورتھلہ کا تعلق و تو تعارف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوا اور ان میں سے اکثریت احمدیت میں شامل ہو گئے۔ الحمدللہ

مکتوبات احمد

الحاج ولی اللہ صاحب آور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان خط و خطابت کا سلسلہ جاری رہا اپ کے بہت سے خطوط ''مکتوبات احمد'' میں شائع ہو چکے ہیں ۔